Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار ۲۵ ایل

انا الفضل نزلناہ فی بیت ۔۔۔ وبالحق نزل ۔۔۔ وکان امر اللہ مفعولا

روزنامہ

# الفضل

قادیان

یوم دوشنبہ

جلد ۳۵ | ۱۷ ماہ تبلیغ ۱۳۲۶ھ ش | ۲۴ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ | ۱۷ فروری ۱۹۴۷ء | نمبر ۴۰

## 157 مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۸ بجے شام کی اطلاع ظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے فللہ الحمد

آج بعد نماز عصر آمنہ بیگم صاحبہ و صالحہ بیگم صاحبہ و خسران جناب بھائی محمود احمد صاحب کی تقریب دعوتانہ عمل میں آئی۔ آمنہ بیگم صاحبہ کا نکاح گیارہ سال ہوئے مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مجاہد سے ہو چکا تھا۔ اور صالحہ بیگم صاحبہ کا نکاح ماسٹر رحمت علی صاحب سے پہلے ہو چکا تھا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی خصوصیت فرما کر دعا فرمائی۔

کل شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر کی لڑکی انجمن آرا بیگم صاحبہ کے دعوتانہ کی تقریب عمل میں آئی حضرت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ھوالناصر

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

## فولاد اور ایلائیز تیار کرنے والی کمپنی

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

احباب الفضل میں یہ اعلان پڑھ چکے ہیں۔ کہ کشید روغن کی کمپنی رجسٹری ہو چکی ہے۔ اور اب اس کے حصے تقسیم کرنے کے لئے ڈائرکٹروں کی مجلس ہو رہی ہے۔ چونکہ گورنمنٹ کی طرف سے صرف پانچ لاکھ تک کی رقم کے حصے فروخت کئے جا سکتے ہیں۔ جب تک حکومت ہند سے زیادہ حصوں کی اجازت نہ لی جائے۔ اس لئے بسرورت ایک لاکھ پچاسی ہزار کے حصے کمپنی چلانے والوں کے سوا دوسرے لوگوں کو دیئے جائینگے۔ عنقریب حکومت سے اجازت کی درخواست دی جائیگی اور اجازت ملنے پر مزید حصے تقسیم کئے جائینگے۔

تجارتی کمپنی جس کا اعلان میں پہلے کر چکا ہوں۔ اس کے رجسٹری کے کاغذات تیار ہو رہے ہیں۔ اور امید ہے کہ جلد وہ بھی رجسٹری ہو جائے گی۔ اور پھر اس کے حصے تقسیم ہونگے۔ جلد انشاء اللہ اس کا اعلان ہو جائے گا۔

اب ایک تیسری کمپنی کے متعلق ریسرچ لیبارٹری غور کر رہی ہے۔ یہ کمپنی فولاد اور ایلائیز بنانے کے لئے قائم کی جائیگی۔ اس کی سکیم پر غور ہو رہا ہے۔ اور اس کی سکیم بنتے ہی اس کا اعلان ہو جائے گا۔ لیکن جلسہ پر بعض دوستوں نے شکایت کی۔ کہ انہیں وقت اطلاع نہیں ملی اور وہ پہلی دو کمپنیوں میں حصے نہیں لے سکے۔ اس لئے میں اس اعلان کے ذریعہ سے دوستوں کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ جو لوگ اس کمپنی میں حصے خریدنے چاہیں۔ وہ محکمہ تجارت کو اپنے ارادہ سے جلد اطلاع دے دیں۔ کہ وہ کس قدر رقم کے حصے خریدنے چاہتے ہیں۔ اس وقت ہندوستان میں اچھا فولاد تیار نہیں ہوتا۔ حالانکہ ریلوں۔ پلوں اور انجنوں اور اوزاروں کے بنانے کے لئے بڑی مقدار میں فولاد کی ضرورت ہے۔ اور کروڑوں روپیہ کا فولاد ہر سال ہندوستان میں خرچ ہوتا ہے۔ جس کا بہت سا حصہ ہندوستان میں باہر سے آتا ہے۔

یہ کام بہت اہم ہے۔ اور کروڑوں روپیہ تک کا کاروبار اس صنعت میں کیا جا سکتا ہے۔ اور بہت فائدہ کی امید ہے۔ یہ کمپنی اگر عمدگی سے چلائی جائے۔ تو اس میں بہت فائدہ کی امید ہے۔ اور اس میں بہت سا سرمایہ لگایا جا سکتا ہے۔ اور ہندوستان کی آئندہ صنعت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس میں ترقی کی بہت زیادہ امید ہے۔ اس وقت اچھا فولاد صرف ٹاٹا کمپنی بناتی ہے۔ جو اربوں روپیہ کا کاروبار کرتی ہے۔ اور ہندوستان کی سب سے بڑی صنعت ہے۔ اور اس کے علاوہ کوئی ایسی کمپنی ہندوستان میں نہیں۔ جو اچھا فولاد تیار کرتی ہے۔ مگر ہماری ریسرچ انسٹی چیوٹ کا خیال ہے کہ وہ نہایت اعلےٰ فولاد اور دوسرے مختلف ایلائیز تیار کر سکتی ہے۔ جو ملک کی صنعت میں بہت بڑی مدد ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس لئے جماعت کو اس میں روپیہ لگانے کا خاص موقعہ ہے۔ پہلے اس کے بھی پانچ لاکھ کے حصے فروخت ہونگے۔ اور پھر گورنمنٹ کی منظوری سے اس رقم کو بڑھا دیا جائے گا۔ کام قادیان میں ہی شروع کیا جائے گا۔ اور اسکے ماہرین کے تیار کرنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ اس لئے جن دوستوں کو پہلے کاموں میں حصے نہیں ملے۔ یا جو مزید روپیہ لگانا چاہتے ہوں۔ وہ جلد اپنے فیصلے سے وکیل تجارت کو اطلاع دیں۔ یہ بات یاد رہے کہ یہ اعلان قانونی نہیں۔ قانونی اعلان کمپنی کے رجسٹرڈ ہونے پر ہوگا۔ اور غالباً تکمیل پر اس میں پچاس لاکھ تک سرمایہ گورنمنٹ کی اجازت سے لگایا جائے گا۔ خاکسار مرزا محمود احمد

## "پوتر پانی"

سٹیٹسمین ۱۷ جنوری میں ایک خبر جناب شیخ نیر اسلام کی فرستادہ شائع ہوئی ہے جو درج ذیل ہے "علی گڑھ ریلوے سٹیشن پر ایک چھوٹے سے کمرے پر ایک بورڈ آویزاں تھا جس پر "ہندو پانی" لکھا ہوتا تھا۔ لیکن اب بدلکر ہندو پانی کی جگہ پوتر پانی کر دیا گیا ہے۔" شیخ نیر اسلام صاحب حیران ہیں کہ ایسا کیوں کیا گیا ہے۔ اور واقعی حیرانی کی بات ہے۔ نئے ریلوے ممبر "ہندو پانی" "مسلمان پانی" کی تفریق مٹانے کے لئے جو احکام جاری کئے ہیں۔ یہ ہندی اس کے ماتحت تو معلوم نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس صورت میں صرف پانی لکھنا کافی تھا۔ اگر مسلمان پانی کی جگہ بھی یہی لکھا گیا ہے۔ تو پھر ہندی اردو کے سوال کے سوا اور کوئی جھگڑے کی بات نہیں۔ لیکن اس خبر سے ایسا نہیں معلوم ہوتا۔ ہم عرض کرتے ہیں کہ پانی ایک ایسا لفظ ہے جسکو سب ہندوستانی سمجھتے ہیں۔ بورڈوں پر زیادہ سے زیادہ "پینے کا پانی" لکھا جانا چاہیئے۔ اور پانی والے بھی یہی آوازیں لگائیں۔ تو کسی کو جائے اعتراض نہیں ہوگی۔ اگر پوتر پانی

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر

طبع عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی مجلس علم و عرفان

## اسلامی شریعت میں جرائم کی تین قسمیں

جماعتی تعزیر کی غرض محض اصلاح ہے

قادیان ۱۶ماہ تبلیغ۔ آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز مجلس میں رونق افروز ہوئے۔ بعض مہمانوں نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ ایک دوست نے عرض کیا کہ میں ان دنوں سلسلہ کی طرف سے ایک تعزیر میں ہوں۔ حضور مجھے معافی عطا فرمائیں۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ تعزیر کا تعلق امور عامہ کے محکمہ سے ہوتا ہے۔ آپ اس کے دفتر سے پتہ کریں۔ مجھے تو علم نہیں کہ آپ کو کس سلسلے میں سزا دی گئی ہے۔ اگر آپ نے کوئی جرم کیا ہے۔ تو شریعت کے منشاء کے مطابق آپ اس کا ازالہ کر دیں۔ آپ کو معاف کر دیا جائیگا۔ اسی سلسلے میں حضور نے بعض اہم امور ارشاد فرمائے جن کا ملخص اپنے الفاظ میں عرض کیا جاتا ہے۔

### تین قسم کے جرائم

فرمایا۔ ابھی میرے ذہن میں ایک امر آیا ہے۔ جو میں بیان کر دیتا ہوں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ خود بھی اسے اچھی طرح یاد رکھیں۔ اور دوسروں کو بھی ذہن نشین کرا دیں۔ وہ امر یہ ہے کہ ان ان سے کوئی قسم کی کوتاہیاں سرزد ہوتی ہیں۔ ان کوتاہیوں میں سے بعض کے متعلق تو ہماری شریعت نے معین رنگ میں سزائیں مقرر کر دی ہیں۔ جیسے مثلاً اگر کوئی شخص شراب استعمال کرے۔ تو اسلام کی تعزیر یہ ہے۔ کہ اسے پیٹا جائے۔ (اگر کسی بیماری میں ڈاکٹری مشورہ شراب استعمال کرنے کا ہو۔ تو وہ الگ بات ہے۔ ایسی صورت میں ہماری جماعت کا فتویٰ یہی ہے۔ کہ چونکہ مومن کی جان بہت قیمتی ہے۔ اسی لئے اسے بچانے کے لئے اگر ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت شراب کا استعمال ضروری ہو تو پھر اس کا استعمال کرنا جائز ہے) اسی طرح چوری کے متعلق اسلام نے تعزیر مقرر کر دی ہے۔ اس کے بالمقابل بعض جرائم ایسے ہیں۔ جن کے متعلق شریعت نے کوئی تعزیر مقرر نہیں کی۔ مثلاً کفر ہے۔ یہ ہے تو اتنا بڑا جرم کہ اسے شراب پینے یا چوری کرنے سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ لیکن ہماری شریعت نے اس جرم کی سزا آخرت پر اٹھا رکھی ہے۔ اس دنیا میں اس کی کوئی سزا مقرر نہیں کی۔ بلکہ ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم کافروں کے ساتھ نرمی سے پیش آیا کریں۔ تیسری قسم کے جرائم ایسے ہیں۔ جن کی نوعیت چونکہ بدلتی رہتی ہے۔ یعنی وہ معمولی بھی ہوتے ہیں۔ اور خطرناک سے خطرناک بھی۔ اس لئے ہماری شریعت نے ان کے متعلق خود تو کوئی تعزیر مقرر نہیں کی۔ لیکن ہمیں اختیار دیا ہے۔ کہ ہم اپنے نظام اور اپنے مخصوص حالات کے مطابق سزا دے لیں۔ جیسے مثلاً جھوٹ ہے۔ یہ چھوٹے سے چھوٹا بھی ہوتا ہے۔ اور بڑے سے بڑا بھی۔ اس لئے اس کے متعلق شریعت نے خود کوئی سزا مقرر نہیں کی۔ ہاں صرف یہ عام قانون بنا دیا۔ کہ ضرر رسانی جائز نہیں ہے۔ باقی ہم پر چھوڑ دیا کہ حالات کے مطابق سزا دے لیں۔ غرض شریعت نے تین قسم کے جرائم مقرر کر دیئے

(۱) بعض کی سزا خود مقرر کر دی ہے۔

(۲) بعض کی سزا نہ خود مقرر کی ہے۔ اور نہ ہمیں سزا دینے کا حق دیا ہے۔ (۳) بعض کی سزا کو خود مقرر نہیں کی۔ لیکن ہمیں اختیار دے دیا ہے۔ کہ ہم اپنی عقل اور حالات کے مطابق مناسب سزا دے دیں۔

### مسلمانوں کی ایک خطرناک غلطی

صحابہ کے زمانہ کے بعد گذشتہ تیرہ سو سال میں مسلمانوں سے ایک بڑی غلطی یہ ہوئی۔ کہ شریعت نے جن امور کے متعلق انہیں خود سزا دینے کا حق دیا تھا۔ انہوں نے اس حق کو استعمال نہ کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہر قسم کی بدعتیں اور کوتاہیاں ان میں پنپتی چلی گئیں۔ اور ان کے قومی کیریکٹر کو شدید نقصان پہنچا۔ چنانچہ آج حالت یہ ہے۔ کہ لاکھوں سوالی مسلمانوں میں ملیں گے۔ لاکھوں ایسے لوگ ملیں گے۔ جو تکیوں میں بے کار بیٹھے ہیں۔ اور جھنگ گھوٹ کر پیتے ہیں۔ اسلامی شریعت نے یہ حق دیا تھا۔ کہ ایسے لوگوں کے خلاف جماعتی تعزیر سے کام لیا جاتا۔ لیکن مسلمانوں نے ایسا نہیں کیا۔ جس کی وجہ سے یہ طبقہ بڑھتا چلا گیا۔

### جماعتی تعزیر کی اصل غرض

اب ہمارے لئے تعزیر کے سلسلے میں بڑی مشکل یہی پیش آتی ہے۔ کہ چونکہ گذشتہ تیرہ سو سال میں مسلمان تعزیر کے اس حق کو استعمال نہیں کرتے رہے۔ اس لئے جب ہم شریعت کے مطابق جماعتی تعزیر سے کام لیتے ہیں۔ تو لوگوں کو یہ بڑی عجیب بات معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ جب ہم کسی کو سزا دیتے ہیں۔ تو لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم نے اس کے خلاف شاید کوئی غصہ نکالا ہے۔ حالانکہ ہماری غرض صرف اس کی اور دوسروں کی اصلاح ہوتی ہے۔ ورنہ ہم تو دن رات تبلیغ کے ذریعے لوگوں کو اپنے اندر شامل کرتے ہیں۔ بھلا جو پہلے ہی شامل ہیں ان کو کس طرح خوشی سے نکال سکتے ہیں۔

ہم میں سے ہر شخص کو یہ امر اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے۔ اور دوسروں کے ذہن نشین کرا دینا چاہیئے۔ کہ ہماری غرض جماعتی تعزیر سے صرف یہ ہوتی ہے۔ کہ کسی طرح جرم کرنے والے کو اپنے جرم کا احساس ہو جائے۔ اور وہ اسکی اصلاح کرے۔ تاکہ اس کا جرم قوم کے دیگر افراد کو خراب کرنے کا موجب نہ بنے۔ اگر واقعہ میں ایک شخص کو اپنی غلطی کا احساس ہو جائے۔ تو اسے تعزیر چننے کی وجہ سے نیند نہیں آنی چاہیئے۔ اور فوراً آکر اپنے قصور کا اعتراف کر لینا چاہیئے اور خود کہنا چاہیئے کہ مجھے اس غلطی کی جو بھی سزا ہے دے لیں۔ البتہ اگر کسی شخص سے کوئی غلطی ہوئی ہی نہیں۔ تو پھر معافی مانگنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ غرض ہمیشہ لوگوں کو ایسی تعزیر کے موقعہ پر سمجھاتے رہنا چاہیئے۔ کہ تمہیں اپنی غلطی کو محسوس کرنا چاہیئے۔ اور اس کے ازالہ کی جو صورت سلسلہ نے مقرر کی ہے۔ اس کے مطابق ازالہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ہماری غرض تعزیر سے یہ ہوتی ہے۔ کہ اسکی اصلاح ہو۔ اسے اپنی غلطی کا احساس ہو۔ اور اس کا جرم جماعت کے دیگر افراد میں نہ پھیلنے پائے۔

### مسلمانوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے نور کی ناقدری

مجلس کے دوران میں چند منٹ کے لئے بجلی کی خرابی کی وجہ سے اندھیرا ہو گیا۔ اور لوگوں میں کھلبلی سی پڑ گئی۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ دیکھو یہ بجلی ایک محدود سی چیز ہے سڑکوں پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر جا کر ہی اسکی روشنی ختم ہو جاتی ہے اور نئے لیمپ کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ اتنی حقیر سی چیز بند ہو گئی۔ تو لوگوں میں کس طرح کھلبلی سی پڑ گئی ہے۔ اس کے بالمقابل رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالےٰ نے سورج قرار دیا ہے۔ اس سورج کی روشنی مسلمانوں میں سے بالکل مٹ گئی۔ لیکن پھر بھی انہیں احساس تک نہیں ہوا۔ اگر مسلمانوں کو ذرا بھی احساس ہوتا اور انہیں فکر ہوتا کہ کیوں ہم سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی غائب ہو گئی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ ضرور جلد ان کی حالت بدل دیتا۔ اب بجلی بند ہوئی ہے تو لوگوں کے علاوہ خود بجلی کے محکمہ والوں میں بھی کھلبلی پڑ گئی ہوگی۔ اور وہ جلد سے جلد اسے ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہے ہوں گے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ لوگوں میں بجلی کی قدر ہے۔ اور وہ اس کے بغیر تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر مسلمانوں میں بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی روشنی کی ذرہ بھر بھی قدر ہوتی اور وہ اس روشنی کے بغیر کچھ بھی تکلیف کا اظہار کرتے۔ تو اللہ تعالےٰ بھی اس روشنی کو دوبارہ بھیجنے میں جلدی کرتا۔ لیکن مسلمانوں نے پہلی ناشکری تو یہ کی۔ کہ آپکی روشنی کی بالکل قدر نہ کی۔ اور دوسری ناشکری یہ کی۔ کہ جب اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس روشنی کو دوبارہ دنیا میں ظاہر کرنے کے لئے اپنے ایک بندے کو بھیجا۔ تو پھر بھی پروا نہ کی۔ اور جگنوؤں کی طرح

## ایمان کی محبت

### درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اسی طرح انسان اپنے ایمان سے

قادیان ۱۵ماہ تبلیغ۔ آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مجلس میں رونق افروز ہوئے۔ بعض مہمانوں نے شرف مصافحہ حاصل کیا اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ یہ جو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اس کا یہ مطلب تو نہیں ہو سکتا۔ کہ درخت کی پہچان کر یہ کس نوع کا درخت ہے۔ اس کے پھل کو دیکھ کر ہی ہوتی ہے۔ معمولی انسان بھی درخت کو دیکھ کر خواہ اس میں پھل نہ بھی لگا ہو۔ بتا سکتا ہے کہ یہ کونسی نوع کا درخت ہے۔ ہر نوع کے درخت کے پتے الگ الگ ہوتے ہیں مثلاً آم کے اور طرح کے ہوتے ہیں ناشپاتی یا انگور کے درخت کی پہچان ہر کوئی اس کے پتوں وغیرہ کو دیکھ کر کر سکتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا یہ مطلب نہیں۔ کہ بغیر پھل کو دیکھے درخت کی پہچان نہیں ہو سکتی۔ بلکہ آپ کا اس قول سے یہ مطلب ہے۔ کہ درخت کی اچھائی یا برائی کا پتہ اس کے پھل کو دیکھ کر ہو سکتا ہے۔ دیکھئے آم کئی قسم کے ہوتے ہیں بعض دو آنے سیر ملکہ اس سے بھی سستے بک جاتے ہیں۔ اور پھر بعض ایسے بھی آم ہوتے ہیں کہ روپیہ روپیہ بلکہ ڈیڑھ ڈیڑھ روپیہ کو ایک دانہ فروخت ہوتا ہے غرض پھل سے درخت کی پہچان کا مطلب یہ ہے۔ کہ پھل کو آدمی دیکھ کر بتا سکتا ہے۔ کہ یہ درخت اعلےٰ قسم کا ہے یا ادنےٰ قسم کا۔ اچھا پھل دینے والے درخت کی پرداخت کی جاتی ہے۔ مگر جو درخت نکما پھل دیتا ہے یا پھل دیتا ہی نہیں۔ یا کم دیتا ہے۔ اس کو باغبان کاٹ دیتا ہے۔ کئی درخت ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان میں لکڑی تو زیادہ ہوتی ہے۔ مگر پھل بہت کم دیتے ہیں لیکن اس کے خلاف کم پھیلاؤ والے درخت زیادہ پھل دیتے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے۔ ہیر چہ بقامت کہتر بقیمت بہتر۔ حضور نے فرمایا کہ جس طرح ایک درخت کی قیمت کا اندازہ اس کے پھل کے ادنےٰ یا اعلےٰ ہونے سے یا کم اور بیش ہونے سے لگایا جاتا ہے اسی طرح انسان کا اندازہ بھی اس کے اخلاق اور اس کی ایمانی قوت سے لگایا جاتا ہے۔ جس انسان کے اخلاق اچھے نہ ہوں یا جس کا ایمان کمزور ہو۔ اس کی قیمت بھی کم ہوتی ہے۔ لیکن اگر اس کا اخلاق اعلےٰ ہو۔ اور ایمان پختہ تو اس کی قدر و قیمت بھی ارفع و اعلےٰ ہوتی ہے۔ انسان کا پھل اس کا اخلاق اور ایمان ہوتا ہے اخلاق اور قوت ایمان سے پتہ لگتا ہے کہ یہ کس پائے کا انسان ہے۔ فرمایا کہ بعض وقت انسان کو خود بھی اپنے ایمان کا علم نہیں ہوتا۔ مسیح ناصری علیہ السلام کو جس حواری نے پکڑوایا تھا۔ اس کے متعلق کسی کو بھی پہلے علم نہ تھا۔ کہ یہ شخص ایسے کمزور ایمان کا انسان ہے۔ بلکہ جب مسیح علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر ایک کھانے کے موقعہ پر قبل از وقت ہی اپنے پکڑانے والے کی نشاندہی کی تھی۔ تو حواری کو خود بھی اس کا یقین نہ آیا ہوگا۔ مگر اسی حواری نے صرف تیس روپے کی حقیر رقم کے لئے جو ساڑھے سات روپے کے برابر ہوتے ہیں۔ مسیح علیہ السلام کو دشمنوں کے سپرد کر دیا۔ اس کے اس فعل سے اس کے ایمان کی حقیقت کھل گئی۔ اور معلوم ہو گیا۔ کہ وہ کتنا ادنےٰ و حقیر انسان تھا۔ اسی طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی عبد اللہ بن ابی سرح کا واقعہ ہے۔ بظاہر وہ بڑا متدین اور متقی انسان معلوم ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کاتب وحی بن گیا تھا۔ مگر ایک ذرا سی بات سے اس نے ایسی ٹھوکر کھائی۔ کہ مرتد ہو کر اسلام کے شدید ترین اعداء میں شامل ہو گیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس کو تازہ کلام اللہ لکھا رہے تھے۔ کہ وحی الٰہی کا ایک ٹکڑہ فتبارک اللہ احسن الخالقین لکھانے سے پہلے اس کی زبان سے بھی ادا ہو گیا۔ جیسا کہ اعلےٰ درجہ کے کلام کی یہ بھی ایک خوبی ہوتی ہے کہ ابھی ایک حصہ ہی اس کا بیان ہوتا ہے تو سامعین اگلا حصہ خود سمجھ کر بول اٹھتے ہیں۔ ویسا ہی اس وقت بھی ہوا۔ مگر شیطان نے اس کو بہکا دیا۔ وہ اپنی کمزوری ایمان کی وجہ سے گمراہ ہو گیا۔ اور سمجھ بیٹھا۔ کہ یونہی آیات بنالی گئی ہیں وحی وغیرہ کچھ بھی نہیں۔

شام کی اذان کے بعد فرمایا کہ ایمان کی موٹی علامت یہ ہے۔ کہ جس چیز سے انسان کو محبت ہوتی ہے۔ وہ کبھی اس کی خواہاں نہیں چاہتا۔ جیسا کہ حضرت سلیمان کے پاس دو عورتیں جو آپس میں سوتیلی تھیں یہ فیصلہ کرانے کے لئے آئیں۔ کہ بچہ کس کا ہے بچہ ایک تھا۔ مگر ہر ایک اس کی ملکیت کی دعویدار تھی۔ حضرت سلیمان نے کہا لاؤ چھری سے کاٹ کر بچہ کے دو حصے کر دیتے ہیں ایک ایک دونوں لے جاؤ بچہ تو ایک ہی کا بچہ ہے۔ اس میں کیا حرج ہے۔ اس پر حقیقی ماں چیخ اٹھی اور کہنے لگی میں جھوٹی ہوں۔ بچہ دوسری عورت کا ہے اسے دے دیا جائے۔ مگر دوسری عورت خوشی سے منظور کر لیا۔ کہ بچہ کاٹ کر دو ٹکڑے کر دیا جائے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام یہی دیکھنا چاہتے تھے۔ کہ بچہ کی حقیقی محبت کس کے دل میں جوش مارتی ہے۔ حقیقی ماں نہیں چاہتی تھی۔ کہ بچہ مارا جائے۔ اس لئے اس نے بچہ سے دست برداری دے دی۔ مگر حضرت سلیمان علیہ السلام نے بچہ اسی کو دے دیا۔ سچی محبت کی یہ نہایت اچھی مثال ہے۔ اس لئے جس کے دل میں ایمان ہوتا ہے۔ وہ کسی قیمت پر بھی اسکو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ فلاں نماز نہیں پڑھتا۔ اگر میں بھی نہ پڑھوں۔ یا فلاں چندہ نہیں دیتا اگر میں بھی نہ دوں۔ یا فلاں نے غیر احمدی کو لڑکی دے دی۔ میں بھی دے دوں تو کیا ہرج ہے۔ ایسے آدمی کا ایمان نہایت کمزور اور بودا ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا ہے کہ ہم نے تم کو حکم دیا ہے۔ کہ جہاد کرو۔ یہ نہیں کہ دوسروں کو دیکھو جہاد کے لئے جاتے ہیں کہ نہیں۔ اگر تم کو اکیلا ہی جانا پڑے۔ تو اکیلے ہی جاؤ۔ اس لئے جس کا ایمان پختہ ہے وہ خدا اور رسول کے حکم کی پیروی کرتا ہے۔ نہ کہ دوسروں کا مونہہ دیکھتا ہے۔ ہر ایک اپنے اعمال کا آپ ذمہ دار ہے۔ کسی دوسرے کی مثال سے نیک اعمال سے گریز کرنا اپنے کی کمزوری اور فہم دان پر دلالت کرتا ہے۔ بعض آدمی اس لئے مسجد میں آنا چھوڑ دیتے ہیں کہ امام صاحب سے ان کی لڑائی ہو گئی ہے کیسی حماقت ہے کہ شیطان کو اپنا دوست بنانے کے لئے وہ خدا کو بھی اپنا دشمن بنا لیتا ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ بعض پرانے شگون کے لئے ناک کٹوائی۔ فرمایا کہ بعض لوگ مجھے لکھتے ہیں۔ کہ پہلے فلاں آدمی نے مجھ کو طعنہ دیا ہے۔ کہ تیرا ایمان کمزور ہے اس لئے میں مجلس میں نہیں آتا۔ مگر وہ یہ نہیں سمجھتا۔ کہ اپنے اس فعل سے گویا اس نے ثابت کر دیا ہے واقعی وہ ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ طعنہ دینے والے نے اس کے متعلق کہا ہے۔ ایسے لوگوں کا ایمان زور کوئی ہوتا ہی نہیں۔ ایسی باتوں سے ان کے ایمان کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔ اس لئے مسیح ناصری علیہ السلام کا یہ قول صحیح ہے۔ کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوست کی بیعت لی۔ اور نماز پڑھا کر حضور اندرون خانہ تشریف لے گئے۔ تنویر

---

# ایک احمدی مجاہد کی قابلِ تقلید مثال

## نکاح کے گیارہ سال بعد

## جناب مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مجاہد افریقہ کی تقریب رخصتانہ

قادیان ۱۶ر فروری تبلیغ۔ آج بعد نماز عصر جناب مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مجاہد افریقہ کی تقریب رخصت عمل میں آئی۔ جناب مولوی صاحب موصوف کا نکاح محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ بنت مکرم بھائی محمد دا احمد صاحب کے ساتھ آج سے گیارہ سال قبل ہوا تھا۔ نکاح کے بعد چونکہ آپ اپنے امام ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر مغربی افریقہ میں ایک طویل مدت تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے لئے تشریف لے گئے تھے اس لئے رخصتانہ کی تقریب اب ان کی واپسی پر عمل میں آئی۔

ہم اس مبارک تقریب پر جناب مولوی صاحب ان کے والد محترم مہر دین صاحب سیالکوٹی اور جناب بھائی محمد احمد صاحب کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قرآن کریم بلحاظ کامل شریعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ثبوت ہے

(۴)

(تقریر جناب مولوی عبدالمنان صاحب عمر ایم۔اے برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۴۶ء)

یہ مضمون تشنہ تکمیل رہے گا۔ اگر میں قرآنی شریعت کی قوت قدسی اور تاثیر کو بیان نہ کروں اور یہ نہ بتاؤں کہ اسکی پیروی اور متابعت تعمیر الٰہی اور زندگی بخشتی ہے۔ خدا کی محبت کا اہل اور اس کے پیار کا مستحق بننے کے لئے جو مذہب نے ایک ہی تدبیر بتائی ہے۔ وہ یہ کہ اس مذہب کے بانی کی لائی ہوئی تعلیم پر عمل کیا جائے۔ لیکن اسلام نے اس سے آگے کر تدبیر اختیار کی ہے۔ اس نے اپنی تعلیم کا عملی مجسمہ سب کے سامنے رکھ دیا ہے اور اس عملی مجسمہ کی پیروی اور اتباع کو خدا کی محبت کا اہل اور پیار کے مستحق بننے کا ذریعہ بتایا ہے۔ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ (آل عمران ع ۴) اور اس طرح ایک عملی سیرت۔ ہمارے لئے مہیا کر دی ہے۔ سچ بات یہ ہے کہ بہتر سے بہتر فلسفہ عمدہ سے عمدہ تعلیم۔ اچھی سے اچھی شریعت زندگی نہیں پا سکتی۔ اور کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اگر اس کے پیچھے کوئی ایسی شخصیت نہ ہو جو اس کی حامل و عامل ہو کر نہیں آتی۔ جو ہماری توجہ محبت اور عظمت کا مرکز ہو۔

میرے بھائیو! ایک طرف اس شریعت کو دیکھو۔ جو قرآن مجید کی شکل میں ہمارے سامنے ہے۔ اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کی طرف دیکھو۔ کہ کس طرح علمی اور اقتصادی پہلوؤں سے دونوں میں کامل مطابقت پائی جاتی ہے۔ اور کس طرح تعلیم قرآن کا آپ عملی نمونہ تھے۔ یہ مقدس شریعت آپ پر نازل ہوئی۔ اور آپ نے اپنے نفس پر اسے وارد کیا۔ حتیٰ کہ آپ مجسم قرآن بن گئے۔

کان خلقہ القرآن

پھر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ قرآنی شریعت سے صحابہ کی جماعت نے۔ صحابہ کرام نے قرآنی شریعت کی [illegible] نہ صرف اپنے نفسوں میں بلکہ تمام [illegible] انقلاب عظیم پیدا کر دکھایا۔ اور پھر ہزاروں اور لاکھوں اولیاء اس کے ذریعہ ترقی کے اعلیٰ مقام پر پہنچے۔ اسی طرح یہ برکات ہزاروں سال تک عطا کی جاتی رہیں۔ یہاں تک کہ وہ زمانہ آگیا۔ جبکہ خدائے رحیم کے اس زندہ معجزہ اور زندہ نشان کی حد درجہ تحقیر کی گئی۔ اور اس کی کرامات کو مٹانے کے لئے دنیا کی ساری قومیں قرآنی قلعہ پر حملہ آور ہو گئیں۔ تب خدا نے اسی قادیان کی مقدس سرزمین میں مسیح موعود کو مبعوث فرمایا۔ اور احیاء شریعت اس کا کام قرار دیا۔ تا قرآن مجید بلحاظ شریعت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا زندہ ثبوت بن سکے۔

میں نے مضمون کے شروع میں بتایا تھا۔ کہ کس طرح محمد رسول اللہ نے قرآنی شریعت کے مقابلہ کے لئے للکارا تھا۔ اب دوبارہ اس بطل جلیل نے بھی محمد رسول اللہ کی غلامی میں آکر دنیا کو بتایا۔ کہ:۔

"مجھے بھیجا گیا ہے۔ تا میں ثابت کروں کہ ایک اسلام ہی ہے جو زندہ مذہب ہے۔ میں ہر ایک مخالف کو دکھلا سکتا ہوں۔ کہ قرآن شریف اپنی تعلیموں اپنے علوم حکمیہ اور اپنے معارف دقیقہ اور بلاغت کاملہ کی رو سے معجزہ ہے موسیٰ کے معجزہ سے بڑھ کر اور عیسیٰ کے معجزات سے صدہا درجہ زیادہ۔

میں بار بار کہتا ہوں۔ اور بلند آواز سے کہتا ہوں۔ کہ قرآن اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے۔ اور اسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور دنیا میں کسی مذہب والا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں۔ ہرگز ممکن نہیں

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۶۱)

"اے نادانو! تمہیں مردہ پرستی میں کیا مزہ ہے۔ اور مردار کھانے میں کیا لذت۔ آؤ میں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے۔ اور کس قوم کے ساتھ ہے۔ اسلام اس وقت موسیٰ کا طور ہے۔ جہاں خدا بول رہا ہے۔ وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا۔ اور پھر چپ ہو گیا۔ آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے۔ کیا تم میں سے کسی کو شوق نہیں کہ اس بات کو پرکھے۔ پھر اگر حق کو پاوے۔ تو قبول کر لیوے۔ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے۔ کیا ایک مردہ کفن میں لپٹا ہوا۔ پھر کیا ہے۔ کیا ایک مشت خاک کیا یہ مردہ خدا ہو سکتا ہے۔ کیا یہ تمہیں کچھ جواب دے سکتا ہے۔ ذرا آؤ ہاں لعنت ہے تم پر اگر نہ آؤ۔ اور اس سڑے گلے مردہ کا میرے زندہ خدا کے ساتھ مقابلہ نہ کرو" (انجام آتھم صفحہ ۶۱، ۶۲)

مگر کون ہمارے سامنے آکر اس بات کا ثبوت دے سکتا ہے۔ کہ وہ آسمانی نور ہمارے مخالف میں موجود ہے۔ اور جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس زندہ معجزہ ہونے کا انکار کیا ہے۔ وہ بھی کوئی روحانی برکت اپنے شامل حال رکھتا ہے۔ کیا کوئی زمین کے اس سرے سے اس سرے تک ایسا متنفس ہے۔ جو زندہ خدا کے زندہ معجزہ کی برکات کا مقابلہ کرے۔ کوئی نہیں۔ ایک بھی نہیں

## اپنی اولاد کے شاندار مستقبل کے خواہشمند اپنے قابل بچوں کو خادم دین بنانے کے لئے مدرسہ احمدیہ میں داخل کرائیں

مدرسہ احمدیہ میں انگریزی مڈل پاس بچے داخل کئے جاتے ہیں۔ اب جبکہ سالانہ امتحان قریب آرہے ہیں۔ اگر آپ کا کوئی عزیز آٹھویں جماعت میں پڑھ رہا ہے۔ تو آپ ابھی سے نیت کر لیں۔ کہ آپ اسے پاس ہونے پر مدرسہ احمدیہ میں داخل کریں گے۔

حالیہ عظیم الشان جنگ نے مادیت کو بہت بڑی شکست دی ہے۔ اور تمام دنیا پر یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا ہے۔ کہ انقلاب دہر میں کوئی دیر نہیں لگتی۔ خدا کی مرضی ہو۔ تو آناً فاناً کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے۔ جرمنی اور جاپان ایسی عظیم الشان اور طاقتور سلطنتوں کے متعلق کسی کو وہم بھی نہ گذرتا تھا۔ کہ ان کا وہ حال ہو گا۔ جو ہے۔ ان قوموں نے اپنے جگر کے گوشے محض حصول دنیا کے لئے لڑائی کی آگ میں جھونک دیئے۔ لیکن باوجود اس کے وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ اور بری طرح انہوں نے شکست کھائی۔ کیونکہ مادی دنیا کے لئے سو فی صدی کامیابی یقینی نہیں۔ اور اس امر کی طرف قرآن کریم نے بھی اشارہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جو لوگ[1] دنیا کے خواہشمند ہیں۔ ہم ان سب کو دنیاوی امور میں کامیابی نہیں عطا کرتے۔ ہاں جسے چاہیں اور جس قدر چاہیں اسے کامیاب کرتے ہیں۔ لیکن آخرت کے طلبگار کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے پاس دنیا اور آخرت دونوں موجود ہیں۔ اس لئے میں تمام مخلصین سے اپیل کرتا ہوں۔ جن کے عزیز آٹھویں جماعت میں پڑھ رہے ہیں۔ کہ وہ سو فی صدی کامیابی دلانے اور شاندار پائدار مستقبل کو مدنظر رکھ کر اپنے عزیزوں کو مدرسہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے قادیان بھجوائیں۔ والدین اور سرپرستوں کو سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نمونہ مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اور بچوں کو سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی سنت پر عمل پیرا ہونا چاہیئے۔ جو لوگ خدا کے ہو جاتے ہیں۔ خدا خود ان کا متکفل ہو جاتا ہے۔ ھو یتولی الصالحین (ارشاد خداوندی ہے)۔ مکہ مکرمہ کی بستی اور قادیان دارالامان یہ دو بقعہ اور معتبر گواہ ہیں اس امر کے کہ اللہ تعالیٰ دین کے خادموں کو دینی اور دنیوی عزتوں سے مالا مال کر دیتا ہے۔ اور سب سے بڑی دولت اور سب سے بڑا خزانہ اور سب سے بڑی عزت جو خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور اسکی رضا ہے۔ وہ دین کی خدمت کرنے والوں اور اپنے آپ کو اسی راہ میں وقف کرنے والوں کے لئے ہاتھ پھیلائے ہوئے ان کی منتظر بیٹھی ہے۔ خدا کے عاشقو دوڑو کہ تمہارا محبوب تمہارا

[1] من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیھا ما نشاء لمن نرید الخ۔ سورہ بنی اسرائیل ع ۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# جناب خانصاحب سید ضیاء الحق صاحب رضی اللہ عنہ کے مختصر حالات زندگی

وہ دن بھی ایک دن تمہیں یار نصیب ہے۔ خوش متاع ہو کہ کوچ کی نوبت قریب ہے
ڈھونڈو وہ راہ جس سے دل و سینہ پاک ہو۔ نفس دنی خدا کی اطاعت میں خاک ہو
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اڑیسہ سے خبر پہنچی ہے کہ جناب خانصاحب سید ضیاء الحق صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امیر جماعت احمدیہ سوگندھ ہمیں داغ مفارقت دے کر جسمانی دنیا سے روحانی دنیا کی طرف انتقال فرما گئے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اس خبر سے اس عاجز کو بھی سخت صدمہ ہوا۔ کیونکہ جناب مولوی صاحب موصوف سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک پرجوش مخلص اور مشہور رکن اور خادم ہونے کے علاوہ اس عاجز کے خاص محسن اور مہربان بھی تھے۔ میں نے آپ کی زندگی کو قریباً بیس سال تک مطالعہ کیا اور دیکھا۔ کہ آپ احمدیت کے ایک خاص خادم اور رشید ائی اور صحیح نمونہ ہیں۔ ۱۹۲۷ء میں جب یہ عاجز موضع کیرنگ کی مدرسی کے لئے مرکز سے بھیجا گیا اور وہاں پہنچ کر بعض وجوہ سے واپس قادیان آنے کے لئے تیار ہوا۔ تو جناب مولوی صاحب موصوف نے ہی مجھے کٹک میں باصرار ٹھہرایا۔ اور پھر سوگندھ کے سالانہ جلسہ میں رطب و کل مبلغ کے مجھے کام پر لگانے کا فیصلہ کیا۔ اور پھر جب چھ ماہ بعد میں اڑیسہ سے واپس قادیان آنے لگا۔ تو شہر کندرپاڑا میں جانے اور تبلیغ کرنے کی مجھے خاص فرمائش کی۔ چنانچہ یہ عاجز ان کی تحریک پر وہاں گیا۔ اور پھر وہیں پر مستقل مرکز بنا کر اڑیسہ میں قریباً سات سال متواتر تبلیغ کرتا رہا۔ اور وہاں پر میری شادی کا باعث بھی جناب مولوی صاحب ہی کی ذات تھی۔ کیونکہ یہاں پر جماعت احمدیہ انہی کی تبلیغ سے قائم ہوئی تھی۔ اور وہ چاہتے تھے کہ یہ جماعت مزید ترقی کرے۔ میری شادی کے بعد کئی بار میری درخواست پر کندرپاڑا تشریف لے گئے اور معائنہ کر کے خوش ہوئے۔ چنانچہ ایک بار جناب مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ کے اڑیسہ پر تبدیل ہونے پر

حال دورہ پر وقف تھا۔ ان کے لئے آپ بمنزلہ مہربان ماں باپ کے تھے ہائے ایسے مہربان ہم سے جلدی جدا جنت الفردوس ان کو بخشے تو اے ربنا اور پیدا کر بزرگ اوصاف ایسے جو رکھیں جن کے دل میں خدمت اسلام کا ہو نعم سدا

اڑیسہ کے طول و عرض میں جہاں بھی یہ عاجز تبلیغ کے لئے گیا۔ وہاں ہی مدرسین و دیگر معززین نے اول مولوی صاحب کا حال پوچھا۔ اور تعلیم یافتہ لوگ آپ کی تعریف میں رطب اللسان پائے۔

الغرض جناب مولوی صاحب نے اپنے اخلاق حسنہ اور تقوے کا ایک گہرا اثر اپنے پیچھے چھوڑا۔ اور اسی لئے آج ہر فرد کا چھوٹا بڑا احمدی آپ کے فراق میں خون کے آنسو بہا رہا ہے۔ اور یہ کہہ رہا ہے ؎

دل طپاں در فرقت محبوب خویش
سینہ از ہجران یار ریش ریش
جان خود را سوختہ بہر نگاہ
زندہ گشتنہ بعد مرگ صد ہزار

(حضرت مسیح موعود)

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آں مرحوم کو اپنی مغفرت کے سایہ میں بھلر جنت میں داخل فرما دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے آمین۔

قریشی محمد حنیف قمر نزیل انبالہ کنٹ

## چوہدری مشتاق احمد صاحب مبلغ انگلستان کی صحت کے لئے درخواست دعا

لنڈن ۱۵ فروری۔ بذریعہ تار مکرم ظہور احمد صاحب نے لنڈن سے اطلاع دی ہے کہ مؤرخہ ۱۴ فروری بروز جمعہ شام کے سات بجے چوہدری مشتاق احمد صاحب مبلغ انگلستان کو اپریشن اپنڈے سائٹس (Appendicitis) ہوا۔ اپریشن ہو اسی وقت گیا۔ چوہدری صاحب اب ہوش میں ہیں۔ اور اپریشن تسلی بخش ہے۔ انشاء اللہ جلد صحت ہو جائے گی۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ چوہدری صاحب کی کامل صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

## محمد آباد اسٹیٹ میں پوسٹ آفس کا اجراء

محمد آباد اسٹیٹ (جو تحریک جدید کی اسٹیٹ ہے) میں ۲۵ سے پوسٹ آفس منظور ہو چکا ہے درخواست ہے کہ پوسٹ آفس محمد آباد ڈسٹرکٹ تھرپارکر سندھ کے پتہ پر آئندہ کے لئے خط و کتابت فرمائیں۔ محمد سعد اللہ سیال جنرل منیجر محمد آباد اسٹیٹ سندھ

## تقرر امیر ضلع سیالکوٹ

ضلع سیالکوٹ کی احمدیہ جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس عہدہ پر اب ۱۴ فروری سے بالوقاسم الدین صاحب کو ۳۰ اپریل ۱۹۳۷ء تک کیلئے امیر منظور فرما دیا ہے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

## ضرورت

دفتر آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے لئے ایک میٹرک پاس مستعد نوجوان کلرک کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۳۰ روپے ماہوار اور ۱۴ روپے جنگ الاؤنس علاوہ ہوگا۔ درخواستیں جلد بنام آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان آنی چاہئیں

سید محمود عالم آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

تصحیح الفضل ۱۵ فروری ص۵ پر شیخ فضل حسین غلطی سے لکھا گیا ہے۔ ص۵ پر شیخ [illegible]

# آپ کی بیش بہا ملکیت آپ کی آنکھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

**آپ** ایک تیز رو انقلابی دنیا میں زندگی گزار رہے ہیں دنیا کے مختلف اور سرعت سے گزرنے والے مناظر آپ کی آنکھوں پر غیر معمولی تھکان ڈالتے ہیں۔ آپکی آنکھوں کے نازک اور سبک تصویر لینے والے شیشے رات دن زندگی کی تصویر دیکھنے میں مشغول ہیں۔ گرم ممالک میں سورج کی چمک ٹانگوں، موٹروں اور ریل گاڑیوں میں سفر مطالعہ کرنا۔ کارخانوں اور دفتروں کی مصنوعی روشنی میں کام کرنا۔ سلائی کرنا کھیل کود۔ آنکھوں کو مضرت رساں تھکان پہنچاتے ہیں۔ آپکی آنکھیں جو آپکی بیش بہا متاع ہیں مستقل خطرہ میں رہتی ہیں۔ آپ ان کی حفاظت کے لئے کیا کر رہے ہیں۔

## سرمہ مبارک کیا ہے

حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب شاہی طبیب مہاراجہ جموں وکشمیر خلیفۂ اولؓ کا سرمہ مبارک آنکھ کی تمام اقسام کی شکایات کے لئے کامل علاج ہے۔ اس میں جو اجزا ہیں وہ آنکھ کی نازک جھلیوں کو سکون پہنچانے اور صحت دینے والے اثرات کی بنا پر خاص طور پر چنے گئے ہیں۔

حضرت خلیفۂ اولؓ کے مبارک نادر نایاب اور قیمتی کھرل میں ہفتوں کی محنت سے پیسے گئے ہیں۔ اسکے اجزا انتہائی احتیاط اور سائنس کے [illegible] پر مرتب کئے گئے ہیں۔ جلنے والی اور مضر رساں دوائیوں سے [illegible] ہوئے بوڑھوں اور بچوں کے لئے نہایت اطمینان کے ساتھ استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ سرمہ مبارک کی سفارش حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے خود کی ہے۔ اور خاص آنکھ کے معالج پچاس سال سے کرتے چلے آرہے ہیں۔ اسکے استعمال سے فائدہ حاصل کرنیوالوں کی بہت سی سندیں ہمیں ملی ہیں۔

## سرمہ مبارک آپکی آنکھوں کو کس طرح فائدہ پہنچاتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا سرمہ مبارک آنکھ کی بنیادی شکایتوں پر فوراً اثر کرتا ہے۔ وہ نازک جھلی جو آنکھوں پر مڑھی ہوئی ہے۔ لعاب کی ایک تہ خارج کرتی رہتی ہے۔ جو اگر نہ ہٹائی جائے تو جمع ہو جاتی ہے اور آنکھوں میں سرخی پیدا کر دیتی ہے جس سے بینائی کے خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ سرمہ مبارک اس لعاب کو خارج کرتا ہے۔ اور آپ کی آنکھوں کو صحت اور دلکشی بخشتا ہے۔ اور آنکھ کی بہت سی شکایات کو روکتا ہے۔ اور بہت سی امراض مثلاً موتیابند۔ نزدیک بینی۔ کرکرے۔ آنکھوں کی سرخی اور پانی بھر آنا۔ آشوب چشم (کنجکٹوائٹس) سے صحت یاب ہونے میں مدد دیتا ہے۔ اسکا استعمال آنکھوں کو صاف اور چمکدار رکھتا ہے۔

## سرمہ مبارک کس طرح استعمال کرنا چاہیئے

سوتے وقت ایک ایک سلائی آنکھوں میں ڈال لیجئے۔ اگر آپ اسکو روزمرہ استعمال کرتے رہینگے تو آپ کی آنکھیں صاف روشن اور دلکش رہیں گی۔

فی تولہ دو روپے آٹھ آنے

منگانے کا پتہ:- دواخانہ نورالدین قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# شباکن و شفائی

یہ دونوں دوائیں ملیریا اور دوسرے بخاروں کے لئے بہترین یونانی دوائیں ہیں۔ شباکن پسینہ کو بخار اتار دیتی ہے۔ جگر اور طحال کو صاف کرتی ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ اعصاب کو طاقت بخشتی ہے اور کونین کے نقصان کے بغیر جسم کو ملیریا کے جراثیم سے صاف کر دیتی ہے شفائی پیاس اور سخت جمائیوں میں شباکن کے ساتھ دی جائے۔ تو ان کو تو دھونے میں کامیاب ہوتی ہے جو بخار رہنا سخت اور ٹوٹنے میں نہیں آتے کونین کے ٹیکوں سے بھی اکثر فائدہ نہیں ہوتا۔ دو شفائی کو شباکن کے ساتھ دینے سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں اور اعصاب کو بھی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہر گھر میں ان دواؤں کا ہونا نہایت سے اخراجات سے بچا لیتا ہے۔

قیمت بکھد فرص عہ اور پچاس قرص ملیریا شفائی دو جن ۴ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمت خلق قادیان

## شفاء الملک جناب حکیم محمد حسن صاحب قرشی پرنسپل طبیہ کالج لاہور

کی تصدیق۔ "آجکل ملیریا اور ادنیٰ درجہ کی دواؤں کی گرم بازاری ہے۔ اس لئے جو دواخانے عمدہ اور اصلی دواؤں کی بہم رسانی کی سعی کرتے ہیں۔ جمہور کو ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔ مجھے امید ہے کہ عوام کے علاوہ اطباء کرام بھی طبیہ عجائب گھر قادیان کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں گے۔

مجھے یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی ہے۔ کہ طبیہ عجائب گھر قادیان کی فراہم کی ہوئی دوائیں عمدہ اور معیاری ہیں۔

(محمد حسن قرشی)

## مولوی محمد علی صاحب پر آخری اتمام حجت

مولوی محمد علی صاحب پانچ سال سے ہمارے مقدور حلف اٹھانے سے گریز کرتے ہیں گو ان کو پچپن ہزار روپیہ تقدانعام دیا جاتا ہے۔ جس کی تفصیل ہمارے شائع شدہ انگریزی وار دو رسالے میں موجود ہے۔ جو مفت مل سکتا ہے۔ اب ان پر آخری حجت پوری کرنے کے لئے ہم ان کو یہ بھی اختیار دیتے ہیں۔ کہ اگر اس حلف میں کوئی ایسی بات درج ہو۔ جو ان کے عقائد میں داخل نہیں۔ تو وہ ہم کو بتا دیں۔ ہم اس کو اس حلف میں سے خارج کر دیں گے۔

جب صاحب ان کو حلف اٹھانے کے لئے تیار کریں گے۔ ان کو بھی پانچ ہزار روپیہ نقد انعام دیا جائے گا۔ اس طرح جملہ ساٹھ ہزار روپیہ ہم ان کی حسب خواہش جناب خان بہادر عبدالکریم خانصاحب آنریری مجسٹریٹ گنگا آباد کے پاس جمع کرنے کیلئے تیار ہیں اس پر بھی اگر وہ گریز کریں گے تو

اے آسمان و زمین تم گواہ رہو

کہ ہم نے اس دور بینی انسان پر جس کا ظاہر کچھ اور باطن کچھ ہے۔ بفضل خدا تعالیٰ ہر طرح سے حجت پوری کر دی ہے۔ اس طرح خلافت سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت بفضل خدا تعالیٰ پھر ایک بار دنیا میں آشکار ہو گئی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

خاکسار عبداللہ الدین

منیجر سے خط و کتابت میں نمبر خریداری ضرور لکھا جائے۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکیگی۔ منیجر

## اسلام اور مساوات

بہترین تارچ بنانیوالا کارخانہ

(اسلام ٹارچ ورکس اینڈ کمپنی قادیان)

## قومی صنعت کو فروغ دیجئے

پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان میں نہایت عمدہ خوبصورت پائیدار سیلنگ فین اور ٹارچز تیار ہوتی ہیں جو تمام ہندوستان میں مشہور اور مقبول عام ہیں۔ اس کے علاوہ بجلی کی ویلڈنگ مشینیں اور انگریونگ مشینیں بھی ہمارے ہاں تیار ہوتی ہیں۔ آپ اپنی ضروریات کے وقت اس کمپنی کی مصنوعات اپنے ہاں دوکانداروں سے طلب کریں۔ اور اس طرح قومی صنعت کو فروغ دیں۔

(منیجر)

## عرق نور

جسم کی ضعف جگر بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار۔ پرانی کھانسی۔ دائمی قبض۔ معدہ کی کمزوری۔ دل کی دھڑکن۔ یرقان کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ معدہ کی بیقاعدگی کو دور کر کے بھوک کو پیدا کرتا ہے اور اچھی مقدار کے ساتھ صالح خون پیدا کرتا ہے۔ مکروہی اعضاء کو دور کر کے قوت بخشتا ہے۔ عرق نور۔ عورتوں کی جملہ امراض خصوصاً ایام ماہواری کی بیقاعدگی کو دور کر کے قابل اولاد بناتا ہے۔ وبا کے بخار میں اکثر اکی لاجواب دوا ہے۔

نوٹ:۔ عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کیلئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کیلئے بھی آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ قیمت فی شیشی یا پیکٹ دو روپے علاوہ محصولڈاک

مشتہر ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لاہور ۱۵ فروری۔ حکومت پنجاب نے ڈسٹرکٹ بورڈ کے اسکولوں کے ٹیچروں کے لئے مزید ۴۸۰۰۰ روپیہ کی گرانٹ کا اعلان کیا ہے۔ اس گرانٹ سے ۵۰۹، ۱۵، ۲۱ روپیہ کی رقم شہری علاقہ کے ٹیچروں کو دی جائے گی۔

دہلی ۱۵ فروری۔ ہندوستان کی ٹیکسٹائل انکوائری کمیٹی کے متعلق برطانوی وفد اور حکومت ہند کے درمیان گذشتہ دو ہفتہ سے جو بات چیت ہو رہی تھی وہ ختم ہو گئی ہے۔ اندازہ ہے کہ برطانیہ کے ڈیلیگیشن کا ایک رکن یا لنڈ ترجمہ ہے

دہلی ۱۵ فروری۔ ہندوستان کی ریلوے سالانہ کی ۱۹۴۵-۴۶ء کی رپورٹ شائع ہو گئی ہے۔ ریلوے کی ضروریات کا اسی فیصدی حصہ ہندوستان میں ہی خریدا گیا۔ کئی ریلوے گاڑیاں جو جنگ کے زمانہ میں بند کر دی گئی تھیں دوبارہ جاری کی گئی ہیں۔ ریلوے کی ترقی کے لئے پنج سالہ سکیم پر بھی عمل درآمد شروع کیا گیا۔ پچھلے سال میں ۹۱ کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ بچت ہوئی تھی۔ اور اس سال ۳۸ کروڑ ۳۰ لاکھ روپیہ ہوئی۔

لنڈن ۱۵ فروری۔ لنڈن سے سرکاری حلقوں سے اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی کہ کانگرس نے برطانوی گورنمنٹ کو ایک اور مراسلہ بھیجا ہے جس میں اس سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ آئینی اسمبلی اور عارضی حکومت کے متعلق مسلم لیگ کے رویہ کے سلسلے میں اپنے ارادوں کی فوراً وضاحت کرے۔

دہلی ۱۵ فروری۔ محکمہ امور خارجہ نے مشرق قریب اور مشرق وسطےٰ کے ممالک میں پانچ چھ ممبروں کا ایک خیر سگالی کا وفد بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس وفد کے لیڈر مولانا ابوالکلام آزاد ہوں گے۔ پروگرام کے مطابق یہ وفد عنقریب عراق۔ مصر اور ترکی کا دورہ کرے گا۔

لنڈن ۱۵ فروری۔ اسکندریہ سے تمام برطانوی فوجوں کو ہٹا لیا گیا ہے۔ آج آخری برطانوی سپاہی بھی اسکندریہ کے ایک قلعہ سے چلے گئے ہیں۔ اس قلعہ پر برطانیہ کا گذشتہ ساٹھ سال سے قبضہ تھا۔ قلعہ پر ویفن جیک کی بجائے مصری جھنڈا لہرا دیا گیا ہے۔ مصر کا یہ دوسرا شہر ہے جہاں سے تمام برطانوی فوجیں ہٹائی جا چکی ہیں۔

دہلی ۱۵ فروری۔ آئندہ اطلاعات منظر عام پر کرنے کے لئے شہر یار دہلی میں منعقد ہو گی۔ ایشیائی ممالک کی کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ ان کے ہمراہ ایک وزیر اور پندرہ دوسرے نمائندے ہوں گے۔

قاہرہ ۱۵ فروری۔ مصر کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ حکومت مصر اینگلو مصری نازعہ کو مجلس اقوام متحدہ کے روبرو پیش کرنے کے متعلق اپنے گذشتہ فیصلے پر قائم رہے گی۔ گذشتہ شب مصری پارلیمان میں اس مسئلہ پر بحث ہوئی۔ قومی حزب اختلاف کے لیڈر مسٹر صابری نے وزیر اعظم نقراشی پاشا پر شدید تنقید کی۔ اور کہا کہ حکومت مصر کی موجودہ پالیسی کے متعلق مختصر طور پر یوں کہا جا سکتا ہے کہ یہ پالیسی پوشیدگی، تساہل اور حیرانی پر مشتمل ہے۔

لاہور ۱۵ فروری۔ آل انڈیا کرسچن لیگ کی ایگزیکٹو کمیٹی نے دستور ساز اسمبلی اور کانگرس کی نامزد کردہ ایڈوائزری کمیٹی کے متعلق ایک قرارداد میں کہا ہے کہ ہم کانگرس اور مسلم لیگ پر یہ واضح کئے دیتے ہیں کہ اگر انہوں نے ہماری رائے طلب کئے بغیر مرکز یا گروپوں کا آئین بنایا۔ تو ہم ایسے آئین کو منظور کرنے پر مجبور نہیں ہوں گے۔

نئی دہلی ۱۵ فروری حکومت ہند نے ایک سرکاری اعلان میں بتایا ہے کہ متعدد اصحاب کی طرف سے آئندہ حج کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ اور بعض نے حج کے لئے جہاز جانیوالے بحری جہاز میں نشستیں مخصوص کرانے کے لئے روپیہ بھیج دیا ہے۔ اس لئے آئندہ سال حج کے لئے جہاز جانے کا اور واپس آنے والے اصحاب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ابھی تک یہ فیصلہ نہیں ہوا کہ حکومت ہند گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی حج کی ٹریفک کی نگرانی کرے گی یا نہیں۔ یہ معاملہ حکومت ہند کے زیر غور ہے اور ہندین حالات حکومت ہند کے لئے فی الحال نشستیں مخصوص کرنا ممکن نہیں۔ تمام متعلقہ اصحاب کو چاہیئے کہ وہ حکومت کے فیصلے کا انتظار کریں اور ابھی درخواستیں اور روپیہ ہرگز نہ بھیجیں۔

دہلی ۱۵ فروری۔ پنڈت نہرو نے وائسرائے کے نام جو دوسرا خط بھیجا ہے اس میں استعفیٰ کی دھمکی کا ذکر نہیں اس سلسلہ میں پہلے جو رپورٹ ملی تھی کہ اس دوسرے خط میں استعفیٰ کی دھمکی ہے۔ اور اس اطلاع کا ماخذ کانگرسی حلقے ہی تھے۔ مگر اب وہی کانگرسی حلقے اس کی تردید میں کوشاں ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ کانگرس کسی صورت میں بھی حکومت سے نہ نکلے گی۔

## خواب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں!

## عزیزم تم نے تحریک جدید میں حصہ لیا!

سید علی شاہ صاحب۔ ٹی ٹی ریلوے سندھ حضور کی خدمت میں لکھتے ہیں

میرے آقا! میں نے تحریک جدید میں حصہ نہیں لیا تھا۔ اور یہ میری بدقسمتی تھی۔ اب میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ حضور ایک خوشنما باغ میں رونق افروز ہیں۔ میں حضور کے پاؤں دبا رہا ہوں حضور میرے اس فعل سے مہربان ہو کر فرماتے ہیں "تمہارے کاغذات کا کیا بنا؟" میں دل میں خیال کرتا ہوں۔ کہ میرے ساتھ بعض ریلوے افسروں کا سلوک اچھا نہیں۔ اور میرے اس بارے میں گویا حضور کو بھی علم ہے میں جواب میں عرض کرتا ہوں حضور کوئی خاص بات تو نہیں۔ البتہ موقع پر کچھ تنگ کرتے ہیں۔ لیکن ان کی امیدوں میں کامیابی نہیں ہوتی۔

پھر حضور فرماتے ہیں "عزیزم تم نے تحریک جدید میں حصہ لیا ہے؟" میں بہت نادم ہو جاتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں "سلسلہ کے تم پر حق ہیں مجھے خود تو نہیں کہنا چاہیئے تھا۔ لیکن تمہارا ابھی ہمارے ساتھ تعلق ہے۔ اس لئے یاد دہانی کرا دی ہے۔" اس وقت میرا دھیان اپنے نانا صاحب مرحوم اور والدہ صاحبہ کی طرف جاتا ہے۔ گویا کہ حضور مجھکو اشارۃً بتلاتے ہیں۔ کہ میں اُن کی اولاد ہوں۔ اور مجھ پر ضرور بفرض تحریک جدید میں حصہ لینا چاہیئے۔ میں خواب میں حضور سے دریافت کرتا ہوں۔ کہ اگر میں تحریک جدید کے دفتر دوم میں حصہ لوں؟ کیا مجھے سال اول اور سال دوم کا بھی چندہ دینا ہوگا؟ حضور فرماتے ہیں "نہیں"۔ پیارے آقا! اس خواب کے بعد میں بہت ہی نادم اور پچھلی غفلت کے لئے توبہ کرتا ہوں اور عالی دفتر اول کرتا ہوں۔ اور اپنے والدین۔ اہلیہ اور خود اپنی طرف سے سال اول سال دوم اور دفتر دوم کے سال سوم کے لئے ۳۶/- روپیہ وعدہ پیش کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی پہلی قسط بھی وکیل المال تحریک جدید کے نام منی آرڈر کر دیا ہوں۔ سرحدی فوٹ کرے۔ کہ تحریک جدید سے عبدالحی کی ۱۰ فروری آخری میعاد صرف ان مجاہدوں کے لئے تھی جو دفتر اول کے تیرھویں سال کا وعدہ کرنے والے تھے ان کی میعاد گذر چکی ہے۔ گزشتہ پانچ ہزاری فوج جو دفتر دوم میں بھرتی ہو رہی ہے جس کا یہ تیسرا سال ہے جن کے لئے کم سے کم یہ شرط ہے کہ اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف حصہ دے کر شامل ہو ان کی میعاد ابھی ختم نہیں ہوئی۔ انہیں دفتر دوم میں شامل ہونے کی عبادت ہے۔ عبدالرحمان احمد خادم الاحمدیہ عفی عنہ اور سلسلہ کا درد رکھنے والے اسی کا فرض ہے۔ کہ وہ دور دوم کے سال سوم میں ان احباب کو شامل کرے جو ابھی تک تحریک جدید کے جہاد میں شامل نہیں ہوئے۔ اور وہ اپنے لئے آمد پیدا کر رہے ہیں

بے شک دور دوم کے تیسرے سال میں وعدہ کرنے والوں کو اس دور کے سال اول اور سال دوم کا چندہ بھی دینا فروری ہوگا۔ لیکن گزشتہ سال کا چندہ دینے کے لئے ہر مجاہد کو یہ اجازت ہے۔ کہ وہ آسان اقساط آئندہ سالوں میں اپنی سہولیت اور آسانی کے مطابق دے لے۔ بہرحال دور دوم کے سال سوم میں شامل ہونے کے لئے میعاد کا سوال نہیں۔ بلکہ ہر نوجوان اتنی تقرباتی کرے۔ کہ کسی نوجوان کو بھی اس دور میں شامل کئے بغیر نہ چھوڑیں اللہ تعالیٰ نوجوانوں اور عہدیداران کو شمولیت کی توفیق بخشے۔ (وکیل المال تحریک جدید)